شاہد عزیز شاکر

# درس قرآن

یایھا الناس کلوا مما فی الارض حللا طیبا ولا تتبعوا خطوات الشیطن ا نہ لکم عدو مبین○ انما یا مرکم بالسوء والفحشاءوان تقولوا علی اللہ مالا تعلمون○ (البقرہ: ۱۶۸۔۱۶۹)

ترجمہ: لوگو! زمین میں جو حلال اور پاک چیزیں ہیں انہیں کھاؤ اور شیطان کے بتائے ہوئے رستوں پر نہ چلو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ تمہیں بدی اور فحش کا حکم دیتا ہے۔ اور یہ سکھاتا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے نام پر وہ باتیں کہو جن کے متعلق تمہیں علم نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہیں۔

تشریح: اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ لوگوں کو حلال اور طیب چیزیں کھانے کی تلقین کر رہے ہیں کہ تم زمین سے حلال اور پاک چیزیں کھاؤ اور ساتھ ہی یہ فرمایا کہ شیطان کے رستوں پر مت چلو کیونکہ جو شخص بھی حرام چیزیں کھائے گا وہ گویا شیطان کے رستوں پر چل رہا ہے اور شیطان تو بس بے حیائی اور بدی (عریانی و فحاشی) کی طرف دعوت دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ پر ایسے افتراء (شرک) کا حکم دیتا ہے جس کا تمہیں قطعاً علم نہیں ہے۔

تو دراصل صراط مستقیم پر چلنے والا وہ ہی ہوتا ہے جو حلال و طیب مال اور چیزیں کام میں لاتا ہے۔ لیکن جو شخص بھی حرام کھاتا ہے۔ یقیناً اس کے اندر عریانی اور فحاشی کے متعدی جراثیم ہوں گے۔ حرام چیزیں مثلاً رشوت، ناحق کسی کا مال غصب کرنا، یتیم و مسکین کے مال پر قبضہ کرنا، کسی کو دھوکہ فریب دینا، سود کی لعنت، حرام خوری جیسے سور کا گوشت، مردار کا بہتا ہوا خون، غیر اللہ کے نام پر دیا ہوا۔ یہ سب کی سب چیزیں ہی دراصل فحاشی کی جڑ ہیں۔ جس میں یہ چیزیں ہوں گی اس میں عریانی و فحاشی ضرور ہو گی اور

جو ان مذکورہ خصلتوں سے دامن بچاکر تقویٰ اختیار کرے گا اس کے لئے بہرحال خیر ہی خیر ہے آپ دیکھ لیں کہ جن یورپین ممالک میں سور اور دیگر حرام چیزوں کا گوشت کھایا جاتا ہے وہاں کس حد تک عروج کی فحاشی ہے اور جب تک طیب اور پاک چیزوں کا انتخاب نہ کیا جائے گا اس وقت تک یہ سب کی سب بیماریاں ہمارے ساتھ منسلک رہیں گی۔ طب کی رو سے دیکھا جائے تو یہ بات واضح ہے کہ جہاں اطباء اور ڈاکٹرز نے یہ لکھا ہے کہ تیتر وغیرہ کا گوشت کھانے سے نیک اور صالح خون پیدا ہوتا ہے۔ وہاں یہ بھی کہا ہے کہ سور کا گوشت کھانے سے گندہ اور بے حیائی والا خون پیدا ہوتا ہے۔

اللهم اهدنا الى صراط مستقيم!